Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات | 12۔دسمبر 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 284 — جمعرات — 1417ھ 12 فتح 1375ھش 12 دسمبر 1996ء

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت کے بارے میں خصوصی تحریک دعا

محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب رقم فرماتی ہیں۔
میرے بھائی صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب چار دن سے بہت بیمار ہیں ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق عمومی کمزوری میں اضافہ ہو رہا ہے اور دوران سر کی تکلیف کی وجہ سے بعض اوقات نقاہت شدید صورت اختیار کرلیتی ہے جو پریشانی کا باعث ہے۔ احباب جماعت سے عزیزم کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دیکھو اگر ایک شخص چلّا کر بولنے پر قادر ہی نہیں تو اس کا نرمی سے بولنا اخلاقِ فاضلہ میں سے نہیں سمجھا جاوے گا۔ اگر انسان ہمیشہ ایک ہی حالت پر قائم رہتا اور دوسرا پہلو بدل ہی نہ سکتا تو پھر نیکی نیکی ہی نہ رہ سکتی۔ افراط اور تفریط دونو کی موجودگی ہی نیکی پیدا کرتی ہے۔ یکطرفہ حالات ہوتے اور دوسرے قویٰ انسان کو دیئے ہی نہ جاتے اور انسان ہمیشہ نیکی کے واسطے ہی مجبور ہوتا۔ بدی کرنے کی طاقت ہی اسے نہ ملتی تو پھر فرمانبرداری اور نیکی نام ہی کس چیز کا ہوتا؟ انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایک حد تک اختیار دیا ہے۔ ادھر بھی پہلو بدل سکتا ہے نیکی کی بھی طاقت ہے اور بدی کا بھی اختیار۔ اب جیسا کرے گا اس کا اجر پاوے گا۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 624)

متقی اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔امام جماعت احمدیہ الاول)

اللہ جلشانہ کی سچی فرمانبرداری اختیار کرو۔ اس کی اطاعت کرو۔ اس کی محبت کرو۔ اس کے آگے تذلل کرو۔ اسی کی عبادت ہو۔ اور اللہ کے مقابل میں کوئی غیر تمہارا مطاع۔ محبوب۔ معبود۔ مطلوب امید و بیم کا مرجع نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے مقابل تمہارے لئے کوئی دوسرا نہ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تمہیں ایک طرف بلاتا ہو اور کوئی اور چیز خواہ وہ تمہارے نفسانی ارادے اور جذبات ہوں یا قوم اور برادری (سوسائٹی) کے اصول اور دستور ہوں۔ سلاطین ہوں۔ امرا ہوں۔ ضرورتیں ہوں۔ غرض کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابل میں تم پر اثر انداز نہ ہو سکے۔ پس اللہ تعالیٰ کی اطاعت۔ عبادت۔ فرمانبرداری۔ تذلل اور اس کی حب کے سامنے کوئی اور شے محبوب۔ معبود۔ مطلوب اور مطاع نہ ہو۔

یہ ایک صورت خدا تعالیٰ کے ساتھ ند نہ بنانے کی اعتقادی طور پر ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کا کوئی ند اور مقابل نہ ہو۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ کی جس طرح پر عبادت کی جاتی ہے۔ جس طرح اس کے احکام کی تعمیل اور اوامر کی تعظیم کی جاتی ہے دوسرے کے احکام و اوامر کی ویسی اطاعت وہی تعمیل وہی تعظیم اسی طرز و نہج پر امید و ڈر ہرگز نہ ہو اور کسی کو اس کا شریک نہ بنایا جاوے۔

جب انسان ان دونوں مرحلوں کو طے کرلیتا ہے یا یوں کہو کہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی چھوڑتا۔ اور اس کی اطاعت اور صرف اسی کی اطاعت کرتا ہے تو پھر اس کا آخری مرتبہ یہ ہوتا ہے کہ وہ متقی ہو جاتا ہے۔ تمام دکھوں سے محفوظ ہو کر پی راحتوں سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ پس نوحؑ نے آکر اپنی قوم کے سامنے وہی تعلیم پیش کی جو تمام راستبازوں کی تعلیم کا خلاصہ اور انبیاء اور رسل کی بعثت کی اصل غرض ہوتی ہے اور پھر انہیں کہا تم کیوں متقی نہیں بنتے؟ یاد رکھو انسان کو جس قدر ضرورتیں پیش آسکتی ہیں جس قدر خواہشیں اور امنگیں اسے کسی کی طرف کھینچ کر لے جاسکتے ہیں۔ وہ سب تقویٰ سے حاصل ہوتی ہیں۔ متقی اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے۔ اور اللہ سے بڑھ کر انسان کسی دوست اور حبیب کی خواہش کر سکتا ہے۔ تقویٰ سے انسان خدا تعالیٰ کی تولّی کے نیچے آتا ہے۔ متقی کے ساتھ اللہ ہوتا ہے۔ متقی کے دشمن ہلاک ہوتے ہیں۔ متقی کو اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے تعلیم دیتا ہے۔ متقی کو ہر تنگی سے نجات ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ متقی کو ایسی راہوں اور جگہوں سے رزق پہنچاتا ہے کہ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔

(از خطبہ 17۔جنوری 1902ء)

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ صفیہ پروین صاحبہ اہلیہ (ریٹائرڈ) وارنٹ آفیسر و آنریری آرمی ویلفیئر آفیسر بشیر احمد صاحب جوبلی شاپنگ سنٹر ربوہ مورخہ 96-12-9 کو بعمر 52 سال بوجہ برین ہیمبرج جنرل ہسپتال لاہور میں وفات پاگئیں۔ آپ کا جنازہ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مورخہ 96-12-10 بعد عصر بیت المبارک میں پڑھایا اور قبرستان نمبر1 میں تدفین کے بعد آپ نے ہی دعا کروائی۔

مکرمہ صفیہ پروین صاحبہ محترم مولوی محمد شریف صاحب سابق اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ کی بیٹی، مکرم وسیم احمد صاحب ظفر مربی سلسلہ برازیل کی بہن اور حضرت میاں محمد فضل محمد صاحب ہرسیاں والے رفیق حضرت بانی سلسلہ کی نواسی تھیں۔

احباب جماعت سے موصوفہ کی بلندی درجات اور لواحقین کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرمہ زینب بی بی صاحبہ زوجہ مکرم بشیر احمد صاحب 8 دسمبر 1996ء کو فضل عمر ہسپتال میں انتقال کرگئیں۔ ان کی عمر 71 سال تھی۔ موصوفہ مکرم شفیق الرحمان صاحب مربی سلسلہ بہاولپور کی والدہ تھیں۔ موصوفہ کا جنازہ 9 دسمبر کو ظہر کے بعد بیت المہدی میں محترم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے پڑھایا جس کے بعد بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد محترم اللہ بخش صادق صاحب ناظم وقف جدید نے دعا کرائی۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند کرے۔

وقف جدید

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے وقف جدید کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے احباب جماعت کو وقف جدید میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لینے کی تاکید فرمائی۔

یہ تحریک (وقف جدید) اللہ نے چاہا تو ایک لمبی چلنے والی تحریک ہے اور بہت ہی نتیجہ خیز ثابت ہو گی......

میں امید رکھتا ہوں کہ وہ جماعتیں جو اس تحریک کے فوائد سے غافل رہنے کی وجہ سے اس میں ہلکا سا حصہ لیتی رہی ہیں اب اس تحریک میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لیں گی۔

دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کو چھوڑ دو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

12- فتح 1375 ہش　　12 - دسمبر 1996ء

عفو اور درگزر کی عادت ڈالیں

نیکی کے بدلے میں نیکی کرنے کو تو دل چاہتا ہی ہے اور یہ ہے بھی بہت اچھی بات کہ اس طرح نیکی پھیلتی ہے۔ کسی نے آپ سے نیکی کی آپ کے دل میں خیال آیا کہ آپ بھی اس سے نیکی کریں تو گویا کہ نیکی کا ایک سلسلہ چل پڑا۔ اور یہی بات معاشرے کے لئے امن اور سکون کا باعث بن جاتی ہے۔ لیکن بعض اوقات کوئی شخص بدی کرتا ہے یا آپ سے برے رنگ میں پیش آتا ہے تو آپ کا بھی جی چاہتا ہے کہ اس کا جواب دیں اور جواب دیتے ہوئے آپ کے دل میں خیال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس نے ایسا کیا ہے تو میں ایسا کیوں نہ کروں۔ اور پھر آپ ویسا ہی کرنے لگتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک برائی دگنی ہو جاتی ہے۔ برائی تو ایک تھی لیکن وہ دگنی ہو گئی۔ دوسرے شخص نے بھی برا سلوک کیا اور آپ نے بھی اس سے برا سلوک کیا۔ یہ بھی ممکن تھا کہ جس شخص نے آپ سے برا سلوک کیا ہے آپ اس کے ساتھ بھی نیکی کریں۔ اور اگر کھلم کھلا نیکی نہ کر سکیں تو کم از کم اس کی برائی کا جواب نہ دیں۔ اور اپنے بہتر کردار کا اس پر اور دوسروں پر اظہار کریں۔

حقیقت یہ ہے کہ برائی کو روکنے کا ایک طریق یہ ہے کہ عام طور پر برائی کا جواب ہی نہ دیا جائے۔ اسے نظرانداز کیا جائے۔ یہ بات تو درست ہے کہ بعض ایسی برائیاں ہیں اور وہ اتنی بڑی بڑی ہیں کہ ان کا جواب دینا ہی لازم ہے۔ لیکن ہر برائی تو اتنی بڑی نہیں ہوتی۔ ہر شر اتنا بڑا نہیں ہوتا۔ بعض چھوٹی چھوٹی باتیں بھی ہوتی ہیں بلکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض بڑی باتیں شروع ہو کر جلد ختم ہو جاتی ہیں اور حالات راہ راست پر آجاتے ہیں۔ لیکن چھوٹی چھوٹی برائیاں اکٹھی ہوتے ہوتے ایک ڈھیر کی طرح بن جاتی ہیں اور ان کا نقصان بڑی برائی سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔

پس چھوٹی چھوٹی باتیں چھوٹی چھوٹی برائیاں چھوٹے چھوٹے شر اگر ان سے درگزر کیا جائے اور عفو سے کام لیا جائے تو یقیناً ان کا برا اثر بھی نہیں ہو گا اور نیکی کی ترغیب بھی ملے گی۔ آپ کسی سے عفو کریں گے درگزر کریں گے وہ بھی آپ سے عفو کرے گا۔ درگزر کرے گا وہ آپ کی چھوٹی چھوٹی باتوں کا نوٹس نہیں لے گا اور آپ بھی اس کی چھوٹی چھوٹی باتوں کا نوٹس نہیں لیں گے۔ یہ عفو اور درگزر ایسی بات ہے جو سب کی زندگی کو بہتر بنانے کا ایک صحیح راستہ ہے۔ بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر چھوٹی برائی پر عفو اور درگزر نہ کیا جائے چھوٹے شر کو نظرانداز نہ کیا جائے تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس سے بڑا شر اور بڑی برائی پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر چھوٹے چھوٹے شر اور بدی کے متعلق عفو اور درگزر سے کام لیا جائے تو بڑے شر اور بڑی برائی کا موقعہ ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پس اگر ایسا کیا جائے تو یقیناً نہ صرف چھوٹی چھوٹی برائیاں نظرانداز کر دی جائیں گی۔ بڑے شر اور بڑی برائی کے پیدا ہونے کے مواقع بھی پیدا نہیں ہوں گے۔ لیکن ایسا کرنے کے لئے صبر اور حلم سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ عفو کرنا اور درگزر کرنا صبر اور حلم کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ صبر کا مطلب یہی ہے ایک بات ہوئی تو آپ کی مرضی کے خلاف لیکن آپ نے اس پر واویلا نہیں کیا آپ نے اس کا جواب دینے کی کوشش نہیں کی۔ جیسے کہتے ہیں آپ اس بات کو پی گئے۔ یعنی برائی کا برائی سے بدلہ نہیں لیا۔ کسی شر کے نتیجہ میں کوئی اور شر پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی۔

پس صبر اور حلم کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے کیونکہ صبر اور حلم ہی سے عفو اور درگزر کی عادت پیدا ہوتی ہے اور جب صبر اور حلم کی عادت پیدا ہو جائے تو انسان کسی شخص پر بھی ناجائز طریق پر حملہ نہیں کرتا۔ حملہ تو اسی وقت کرتا ہے جب وہ صبر نہیں کر سکتا وہ اپنے آپ میں نہ رہ کر دوسرے پر حملہ کر دیتا ہے۔ اسے یہ بھی نہیں سوجھتی کہ مجھے کس قسم کے کردار کا اظہار کرنا چاہئے۔ وہ دوسرے سے بری بات یا شر دیکھتا ہے تو فوراً اس پر حملہ کر دیتا ہے۔ بعض اوقات یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بازاروں میں ایک نہایت چھوٹی سی بات پر جھگڑا شروع ہوتا ہے اور وہ جھگڑا بعض دفعہ قتل پر منتج ہو جاتا ہے۔ پھر لوگ غور کرنے لگتے ہیں کہ بات کیا تھی۔ تو پتہ چلتا ہے کہ بات تو چھوٹی سی تھی لیکن صبر نہیں کیا گیا۔ حلم سے کام نہیں لیا گیا۔ عفو اور درگزر کو پیش نظر نہیں رکھا گیا۔ اور ایسا ہو جاتا ہے اس وقت جب انسان کو اس کے جذبات اپنے قابو میں کر لیتے ہیں۔ جذبات اس کے نفس کو دبا دیتے ہیں۔ اس کی فطرت کو مسخ کر دیتے ہیں۔

بسا اوقات یہ باتیں معمولی معمولی بحث کے دوران شروع ہو جاتی ہیں بحث میں کسی نے کوئی بات کہی دوسرے شخص کو غصہ آگیا۔ اس نے اس سے بڑھ کر بات کی اور بات بڑھتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ دونوں میں ایک خلیج حائل ہو گئی۔ یا اس بات کا کوئی بہت برا نتیجہ نکلا۔ مار پیٹ ہوئی۔ یہ بحث معاشی بھی ہو سکتی ہے معاشرتی بھی ہو سکتی ہے سماجی بھی ہو سکتی ہے اور مذہبی بھی ہو سکتی ہے۔ زیادہ تر مذہبی ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ مذہب میں انسان کے جذبات بڑے نازک ہوتے ہیں لیکن نازک جذبات کا یہ مطلب نہیں کہ وہ صبر اور حلم سے کام نہ لے۔ عفو اور درگزر کو پیش نظر نہ رکھے۔ ہمیں یہی چاہئے بحث ہو رہی ہو تو دوسرے کے خیالات کو برداشت کیا جائے بجائے اس کے کہ اس کی ہر بات کو اپنے اوپر ایک حملہ سمجھ کر اس پر بھی حملہ کر دیا جائے اور بات کو بڑھا دیا جائے۔ زیادہ بہتر یہ ہے کہ اس وقت خیالات کو برداشت کرنے کی کوشش کی جائے یہی مہذبانہ طریق ہے۔ جو لوگ ذرا ذرا سی بات پر لڑتے جھگڑتے ہیں اور بات کو بڑھاتے رہتے ہیں وہ یقیناً غیر مہذب کہلانے کے قابل ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض اوقات انسان دوسرے شخص سے جہالت سے پیش آتا ہے لیکن اگر آپ اسے جہالت سمجھتے ہیں تو عفو اور درگزر کیجئے۔ اس نے عقل مندی سے اور سوچ سمجھ کر تو بات کی نہیں۔ کہ اس کو سنجیدگی سے لیا جائے۔ اس کی بات تو جہالت کی بات ہے اور جہالت کو درگزر کرنے ہی سے روکا جا سکتا ہے۔ اسی لئے تو کہا جاتا ہے کہ جب کوئی جہالت کی بات کرے تو بجائے اس کے کہ آپ اس کا جواب دیں آپ اس پر سلامتی کرتے ہوئے ایک طرف ہو جائیں۔ وہ جگہ ہی چھوڑ دیں۔ اس سے بات ہی نہ کریں۔ یہ بھی صبر اور حلم ہی میں آئے گا۔ اور اسے بھی ہم عفو اور درگزر ہی کہیں گے۔ اور جہالت کی بات سے بعض اوقات لوگ آگے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ دوسروں کو ستاتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں لیکن ستائے جانے اور گالیاں دئے جانے پر بھی اگر صبر اور حلم سے کام لیا جائے تو حالات جلدی درست ہو سکتے ہیں دوسرے کا منہ بند ہو سکتا ہے ستانے والے کا اٹھا ہوا ہاتھ نیچے گر سکتا ہے اور گالیاں دینے والی زبان رک سکتی ہے لیکن اگر اس کا ذرا بھی مقابلہ کیا جائے اور ویسا ہی اس سے سلوک کیا جائے جیسا کہ سلوک وہ آپ سے کرتا ہے تو یقیناً بات بڑھے گی۔ اس نے برا کیا آپ نے صبر نہیں کیا۔ اس نے آپ کو ستایا۔ آپ نے عفو نہیں کیا۔ اس نے آپ کو گالیاں دیں آپ نے درگزر نہیں کیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ دونوں کے تعلقات بھی خراب ہوئے اور تعلقات خراب ہونے کے علاوہ اس بات کا بھی امکان ہے کہ اسی وقت کوئی حادثہ بھی پیش آجائے۔

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم ہر شر کا مقابلہ نہ کریں۔ ہر برائی کے بدلے میں ہم سے کوئی برائی سرزد نہ ہو۔ ہم عام طور پر عفو اور درگزر کی عادت ڈالیں۔ صبر اور حلم سے کام لیں۔ اور اگر کوئی جہالت سے پیش آئے اور ہمیں ستائے اور ہمیں گالیاں دے تو ہم اسے سلامتی پیش کرتے ہوئے ایک طرف ہو جائیں۔

اب اسی بات پر غور کیجئے کہ اس نے ہمیں ستایا اس نے ہمیں گالیاں دیں۔ لیکن ہم نے اسے سلامتی کا تحفہ پیش کیا۔ کیسی اچھی بات ہے۔ وہ بھی جب وہاں سے ذرا پیچھے ہٹے گا تو یقیناً اس بات پر غور کرے گا کہ میرا کیا کردار تھا اور آپ کا کیا کردار تھا۔ اور وہ شرمندہ ہو گا اور یہ شرمندگی اس کو راہ راست پر لانے والی بات ہو گی۔ وہ آئندہ کوشش کرے گا کہ ستائے بھی نہ اور گالیاں بھی نہ دے اور جہالت سے بھی پیش نہ آئے۔

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم صبر اور حلم سے کام لیں۔ عفو اور درگزر کو اپنی عادت بنائیں۔ معاشرے کو بہتر بنانے کے لئے یہ باتیں نہایت ضروری ہیں۔ آیئے ان کا آغاز کریں اور دوسروں پر بھی یہ اثر ڈالیں کہ انہیں بھی عفو اور درگزر کی عادت ڈالنی چاہئے اور انہیں بھی صبر اور حلم کرنا چاہئے۔ اے خدا تو ہمیں اس کی توفیق عطا کر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

نوجوانوں کو لکھنے کی طرف مائل کرنے کے لئے فرمایا:-

بعض باتیں خواہ لطیفہ کے طور پر ہوں وہی لکھی جائیں۔ اگر یہ نوجوان یہ سمجھ لے کہ میں نے کچھ نہ کچھ ضرور لکھنا ہے تو اس سے ایک تو اسے لکھنے کی مشق ہوگی۔ دوسرے اس کے نتیجہ میں رسالہ (خالد) بھی دلچسپ ہو جائے گا۔ مثلاً وہ یہی لکھ دے کہ فلاں مولوی نے مجھ سے یہ بات پوچھی تھی مگر اس کا جواب نہیں آیا۔ اس کے لئے رسالہ والے ایک سوال و جواب کا عنوان قائم کردیں۔ جس کے نیچے اس قسم کے سوالات درج ہو جایا کریں۔ اور پھر دو دو تین تین سطروں میں ہر سوال کا جواب دیا جائے۔ پس اگر اور کچھ نہ لکھ سکو تو ارادہ ہی کرلو کہ ہم نے رسالہ میں کوئی نہ کوئی سوال ضرور بھجوانا ہے۔ اس کے بعد جب رسالہ میں تمہارے سوال کا جواب آ جائے گا تو لازماً تمہیں اپنے رسالہ سے دلچسپی پیدا ہو جائے گی۔ پس خالد سے تم کم از کم اتنا فائدہ تو اٹھاؤ کہ سوالات لکھ کر بھجواؤ۔ یا دلچسپ واقعات ہوں تو وہی بھجوا دیئے۔ مثلاً پیچھے فسادات کے دنوں میں لوگ احمدیوں کو کافر کافر کہتے پھرتے تھے لیکن بعض جگہ ایسا ہوا کہ ہمارے بعض بچوں نے ان سے کہا کہ ہم (-) پڑھتے ہیں تم بتاؤ کیا یہی (-) ہے یا نہیں۔ اور جب انہوں نے (-) پڑھا اور پوچھا کہ بتاؤ ہم کافر ہو گئے تو لوگ شرمندہ ہو گئے۔ اسی طرح کسی نے کافر کہا تو ہمارے کسی بچے نے کہہ دیا کہ میں (عبادت) پڑھ کر سناتا ہوں تم بھی سناؤ اس وقت پتہ لگتا ہے کہ بعض دفعہ کافر کہنے والے کو (عبادت) بھی نہیں آتی۔ اب یہ ہیں تو بچپن کے لطائف مگر ان سے علم میں ترقی ہوتی ہے۔ پس اگر اپنے رسالے کو ترقی دینا چاہتے ہو تو اس کی کوئی نہ کوئی حیثیت بناؤ۔ یا تو اسے ایسا شاندار علمی پرچہ بناؤ کہ ہر خادم یہ سمجھے کہ اگر میں نے ایسا قیمتی رسالہ نہ خریدا تو علم سے محروم ہو جاؤں گا۔ اور یا پھر اس رسالے کو عالم گیر حیثیت دو۔ اور ہر شخص سے کہو کہ وہ اس رسالہ میں کچھ نہ کچھ ضرور لکھے۔ چاہے کوئی سوال ہی ہو۔ اگر تم اس رسالے کو ایسی شکل دے دو کہ ہر نوجوان اس کو اپنا رسالہ سمجھے کوئی سوال بھیج رہا ہو کوئی سوال کا جواب بھجوا رہا ہو۔ کوئی اپنی مشکلات کا ذکر کر رہا ہو تو انہیں یہ رسالہ اس طرح معلوم ہو گا جس طرح گھر کے سب افراد مل کر بیٹھے ہوئے ہیں تو خاوند اپنی مشکلات کا ذکر کرتا ہے کہ آج مجھے دفتر میں یہ یہ مشکل پیش آئی تھی۔ بیوی اپنے واقعات کا ذکر کرتی ہے لڑکیاں اپنے اپنے حالات بیان کرتی ہیں غرض سب اپنی باتیں کرتے ہیں۔ اور دلچسپی سے ایک دوسرے کی گفتگو سنتے ہیں۔ اسی طرح جب تم رسالہ کھولو تو تمہیں یوں معلوم ہو کہ ہمارا ایک خاندان ہے جس کے افراد بیٹھے ہوئے آپس میں باتیں کر رہے ہوں۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ پچیس سال کی عمر میں تم الفضل میں مضامین لکھنے کے قابل ہو جاؤ گے۔

مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ نوجوانوں میں علمی شغف کم ہو گیا ہے۔ اس نقص کا ازالہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ خدام کا یہ فرض قرار دیا جائے کہ وہ اس رسالے میں کچھ نہ کچھ ضرور لکھیں جس طرح سے خدام سے خدمت خلق کا کام لیا جاتا ہے اور یہ خدمت خلق کا کام ان کے فرائض میں شامل ہے اسی طرح یہ بھی ان کے فرائض میں شامل ہو کہ انہوں نے اپنے رسالہ کے لئے یا الفضل یا فرقان کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور لکھنا ہے۔ اگلے سال جب تمہارا سالانہ اجتماع ہو گا تو تم سے دریافت کیا جائے گا کہ بولو اس سال تم نے کس کس اخبار میں مضمون لکھا ہے اور تمہارا فرض ہو گا تم وہ رسالے یا اخبارات اپنے ساتھ لاؤ جن میں تم نے اپنے مضامین شائع کروائے ہوں۔ ضروری نہیں کہ کوئی علمی مضمون ہی ہوں بلکہ خواہ اتنی ہی بات ہو کہ مجھے کھانسی ہے اگر کسی دوست کو کوئی نسخہ معلوم ہو۔ تو مجھے بتایا جائے۔ یہ اعلان جس پرچے میں شائع ہو وہ اپنے ساتھ لے آئے اور کہے کہ میں نے فلاں پرچے میں یہ اعلان شائع کروایا تھا۔ غرض ہر نوجوان نے کوئی نہ کوئی اخبار پکڑا ہوا ہو تاکہ وہ بتا سکے کہ اس نے دوران سال میں اپنے اس فرض کو ادا کیا ہے چاہے صرف اتنی ہی خبر ہو کہ میں مہاجر ہوں میرا فلاں بھائی نہیں ملتا اگر کسی دوست کو اس کا علم ہو تو وہ اطلاع دیں۔ جب وہ اطلاع کردے گا تو آہستہ آہستہ مضامین لکھنے کے متعلق اس کے اندر دلیری پیدا ہو جائے گی۔ یہ طریق جو میں نے بتایا ہے یہ اتنا آسان ہے کہ خواہ کوئی کتنا ہی معمولی تعلیم یافتہ ہو بلکہ خواہ کوئی ان پڑھ ہو تو وہ بھی کچھ نہ کچھ لکھوا کر شائع کروا سکتا ہے۔ مثلاً یہی لکھوا دے کہ میں فلاں دن بیت میں عبادت کرنے گیا تھا۔ کہ میری جوتی کسی نے اٹھالی۔ دوستوں کو اپنے جوتوں کی حفاظت کرنی چاہئے۔ اور انہیں کسی محفوظ جگہ پر رکھ کر عبادت کرنی چاہئے۔ اس قسم کی معمولی باتوں کے لئے کسی بڑے علم تجربہ یا مشق کی ضرورت نہیں ہوتی پڑھے لکھے تو الگ رہے۔ ان پڑھ بڑے شوق سے اس میں حصہ لینا شروع کردیں گے۔ بلکہ ہم نے تو دیکھا ہے ان پڑھ جتنی احتیاط کے ساتھ اپنا خط پڑھوا کر سنتا ہے پڑھا لکھا اتنی احتیاط اور توجہ سے نہیں پڑھتا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

عجب اور ریا بہت مہلک چیزیں ہیں۔ ان سے انسان کو بچنا چاہیے۔ انسان ایک عمل کر کے لوگوں کی مدح کا خواہاں ہوتا ہے۔ بظاہر وہ عمل عبادت وغیرہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ جس سے خداتعالیٰ راضی ہو مگر نفس کے اندر ایک خواہش پنہاں ہوتی ہے کہ فلاں فلاں لوگ مجھے اچھا کہیں اس کا نام ریا ہے۔ اور عجب یہ ہے کہ انسان اپنے عمل سے اپنے آپ کو اچھا جانے کہ نفس خوش ہو۔ ان سے بچنے کی تدبیر کرنی چاہیے کہ اعمال کا اجر ان سے باطل ہو جاتا ہے۔

گفت نی۔ انور سدید

بشکریہ روزنامہ خبریں

ڈاکٹر عبد السلام کی وفات پر خدا سے دعا

جمعرات 21 نومبر 1996ء کو سائنس کی دنیا سے وہ شخص رحلت کر گیا جس نے نظریہ اضافیت کے خالق آئن سٹائن کی فزکس کی دریافتوں میں توسیع کی اور "یونی فیکیشن آف فورسز" کا نظریہ پیش کر کے 1979ء میں نوبل انعام حاصل کیا تھا۔ یہ ڈاکٹر عبد السلام تھے جو پاکستان کے معروف لیکن دور افتادہ شہر جھنگ میں ایک اقلیتی فرقے میں پیدا ہوئے لیکن سائنس کی دنیا میں اتنے معروف ہوئے کہ اب ان کا نام نیوٹن' آئن سٹائن' سٹیون وائن برگ' سڈنی گلاشو جیسے مغربی سائنس دانوں کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ انہیں تیسری دنیا کے ان معدودے چند طبقات کے ماہرین میں بلند مقام دیا گیا جن کی دریافتوں سے نہ صرف انسانی زندگی کو ارتقاء کا اگلا قدم اٹھانے کا موقع ملا بلکہ کائنات کی تشکیل اور زندگی کو برقرار رکھنے والی قوتوں کی بازیافت کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔

ڈاکٹر عبد السلام 29۔ جنوری 1926ء کو پیدا ہوئے۔ ان کے والد جھنگ میں ایک معمولی کلرک تھے۔ اس دور میں بجلی کے قمقمے صرف لاہور جیسے بڑے شہروں کو منور کرتے تھے۔ عبد السلام مٹی کے تیل کے چراغ پر اپنی نصابی کتب پڑھتے لیکن اس غریب طالب علم کی ذہانت کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے میٹرک سے لے کر ایم اے تک جو امتحان بھی دیا اس میں نہ صرف کامیابی حاصل کی بلکہ سابقہ ریکارڈ توڑ کر نئے ریکارڈ قائم کئے۔ ان کی کامیابیوں کا گوشوارہ کچھ یوں ہے۔

ایف اے 600 میں سے 555 نمبر حاصل کئے۔ بی اے 500 نمبروں میں سے 451 نمبر حاصل کئے۔ ایم اے (ریاضی) 600 میں سے 573 نمبر پائے۔

وہ کیمبرج یونیورسٹی لندن میں گئے تو ریاضی کی ڈگری تین سال کے بجائے دو سال میں اور فزکس کی ڈگری تین سال کے بجائے ایک سال میں حاصل کی۔ فزکس کی گتھی جس پر انہیں پی ایچ ڈی کی ڈگری دی گئی' صرف 5 ماہ میں سلجھائی۔ اس کے لئے بالعموم پانچ برس صرف کئے جاتے تھے۔

ڈاکٹر عبد السلام فزکس میں پی ایچ ڈی کرنے کے بعد پاکستان آ گئے تھے۔ وہ گورنمنٹ کالج لاہور میں طالب علموں کو فزکس کی تعلیم دینے پر مامور ہوئے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ ان کی تدریسی خدمات سے استفادہ کرنے کے بجائے کالج حکام نے انہیں ضابطے کی کارروائیوں میں الجھا دیا۔ ایک فرض انہیں یہ بھی تفویض کیا گیا کہ شام کو کھیلوں کی نگرانی کریں لیکن ڈاکٹر صاحب طلبہ کو "نظریہ اضافیت" (Theory of Relativity) پڑھانا چاہتے تھے۔ اس کے لئے انہوں نے شام کی "مفت کلاسوں" کا اجراء کیا۔ ابتداء میں خاصی بڑی تعداد میں طالب علم آئے' لیکن آخر میں جب صرف دو رہ گئے تو ڈاکٹر صاحب نے اس حقیقت کو پا لیا کہ اس ملک کی فضا جدید علوم کے لئے سازگار نہیں' چنانچہ وہ کیمبرج واپس چلے گئے۔

10۔ دسمبر 1979ء کو جب انہیں نوبل انعام دیا گیا تو انہیں ایک عالمی شہرت کے پاکستانی سائنس دان کی حیثیت مل چکی تھی لیکن ان کے اندر کا انسان مطمئن نہیں تھا۔ انہیں یہ فکر کھائے جا رہا تھا کہ ان کا ملک تیسری دنیا کا ایک پسماندہ ملک تھا۔ چنانچہ جب صدر ایوب نے 1960ء میں انہیں اپنا سائنسی مشیر مقرر کیا تو انہوں نے اس سے انکار نہ کیا اور پاکستان کے اٹامک انرجی کمیشن' کراچی نیوکلیئر پلانٹ اور اپلائیڈ فزکس کے متعدد اداروں کی تعمیر و تشکیل میں معاونت کی۔

ڈاکٹر عبد السلام کا سب سے بڑا کارنامہ ٹریسٹی کے مقام پر انٹرنیشنل سنٹر آف تھیوریٹیکل فزکس کا قیام تھا۔ یہ سائنسی مرکز تیسری دنیا کے سائنس دانوں اور طلبہ کو عالمی سطح کے سائنس دانوں سے تعلیم حاصل کرنے اور ان سے تبادلہ خیالات کا موقع فراہم کرتا ہے۔ 1964ء سے لے کر اب تک چالیس ہزار سے زیادہ سائنس دان اس سنٹر سے استفادہ کر چکے ہیں اور یہ سلسلہ اب ڈاکٹر صاحب کی وفات کے بعد بھی جاری رہے گا۔ بلاشبہ ٹریسٹی سنٹر نے اور خود ڈاکٹر عبد السلام نے پاکستان میں سائنسی فروغ کے لئے قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان کی دریافتوں سے سائنسی دنیا کے نقشے میں پاکستان کا نام منور ہوا ہے' اسے سربلندی ملی ہے۔ میں یہ بات اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ ایک طرف پاکستان کرپشن کی افراط کی وجہ سے پوری دنیا میں ذلت اور بدنامی کا شکار ہے اور اب ہمارے سیاستدان اور بیوروکریٹ احتساب کا سامنا کرنے والے ہیں' لیکن دوسری طرف ڈاکٹر عبد السلام نے پاکستان کو اپنی سائنسی دریافتوں سے باعزت اور باوقار بنا دیا۔ جب یہاں لوگ مال بنانے میں مصروف تھے تو ڈاکٹر عبد السلام نے اپنے عالمی ایوارڈوں سے حاصل ہونے والی ساری دولت عوام کے لئے وقف کر دی اور عالمی سطح کے سائنسی ادارے قائم کئے۔

ڈاکٹر عبد السلام سادہ مزاج انسان تھے۔ علم و ادب سے انہیں گہری وابستگی تھی۔ حافظ اور اقبال ان کے پسندیدہ شاعر تھے۔ تنہائی کے لمحوں میں وہ اقبال پڑھتے تو ان کے فلسفہ حرکت و حرارت کو فزکس کے مطالعے سے اثبات فراہم کرتے اور ان سے مزید جستجوئے علم کا جذبہ حاصل کرتے۔ حافظ انہیں اس تجربے سے گزارتے جو قلب پر وارد ہوتا ہے تو کسی اور کائنات کی خبر دیتا ہے۔

ڈاکٹر عبد السلام نے ایک کتاب "آئیڈیل اور رئیلٹی" کے عنوان سے لکھی تھی۔ پاکستان میں

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دی نیوز انٹرنیشنل ... . 23 نومبر 1996ء

ڈاکٹر عبدالسلام

فزکس کا ایک ماہر سائنس دان جسے پاکستان نے بھلا دیا

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام جو کہ پاکستان کے واحد فزکس کے نوبل انعام یافتہ تھے۔ ہم سے جدا ہو چکے ہیں۔ اور زیادہ افسوس ناک امر یہ ہے کہ پاکستان نے ایک قوم کے طور پر اپنے اس ہیرو کی وہ عزت افزائی نہیں کی جس کی اس طرح کے قومی ہیروز کا حق ہوتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اب ایک دوسرا سلام ہمیں نہ مل سکے گا۔ وہ چیز جو ڈاکٹر سلام کو اپنے ساتھی سائنسدانوں پر فوقیت دلاتی تھی وہ ان کا انسانیت کے لئے جذبہ تھا۔ وہ اکثر ایران کے شاعر عمر خیام کے مندرجہ ذیل شعر سنایا کرتے تھے۔

(ترجمہ) اے میری محبت کیا تو اور میں قسمت سے سازش کر کے اس افسوسناک صورت حال پر غلبہ حاصل نہیں کر سکتے۔ اور پھر ہم اس کو ریزہ ریزہ کر دیں اور پھر اپنے دل کی خواہشات کے مطابق اسے دوبارہ تشکیل دیں۔

کتنا دردناک ہے یہ منظر کہ دنیا بھر کے مشہور و معروف سائنس دانوں کے پیغامات محبت و تہنیت اس شخص کے لئے کوئی معنی نہ رکھتے تھے۔ جس کے دل میں اپنی مادر وطن کے لئے ایک گہری محبت بھری ہوئی تھی۔ اگرچہ اس کے ہم وطنوں نے اس معاملہ میں کبھی اس کا ساتھ نہیں دیا۔

اپنے آخری دنوں میں ایک پراسرار دماغی بیماری کی وجہ سے وہ وہیل چیئر تک محدود ہو گئے تھے۔ اور یہ بیماری ایسی تھی کہ ان کا اپنے جسمانی نظام پر کنٹرول آہستہ آہستہ ختم ہو رہا تھا۔ لیکن ایسی حالت اور ایسے وقت میں بھی ان کے دو جذبے ایسے تھے جو ہر وقت ان پر غلبہ کئے رکھتے تھے۔

اول ان کی یہ شدید خواہش کہ وہ پیچیدہ حسابی مساوات استعمال کرتے ہوئے فزکس کے قوانین کی تہہ تک پہنچ سکیں۔ اور دوسرے یہ خواہش کہ وہ کس طرح پاکستان کو سائنس کے ذریعے خوشحالی و ترقی کی راہ پر ڈال سکیں۔

تیسری دنیا میں بہت کم سائنس کے ماہرین پیدا ہوئے ہیں۔ برصغیر پاک و ہند نے صرف تین نوبل لارئیٹ پیدا کئے ہیں۔ اگرچہ ایسے سائنس دانوں کی تعداد کافی ہے جنہوں نے سائنس کی دنیا پر اپنا اثر چھوڑا ہے۔ لیکن ڈاکٹر سلام وہ واحد شخص تھے جنہوں نے ان بنیادی طبعی طاقتوں کو سمجھنے کی کوشش کی جو ہماری کائنات کی پیدائش اور اسے چلانے کی ذمہ دار ہیں۔

وہ ان لوگوں میں سے ایک تھے جنہوں نے آئن سٹائن کے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلے کامیابی سے پیش رفت کی۔ وہ مقصد یہ تھا کہ تمام طبعی طاقتوں کو واحد طاقت کا مظہر ثابت کیا جائے۔

وہ چار بنیادی طاقتوں میں سے دو کو متحد کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اور انہوں نے ثابت کیا کہ کمزور نیوکلیر اور برقی مقناطیسی (Electromagnetic) طاقتیں دراصل ایک واحد طاقت کمزور برقی (Electro Weak) کی ہی مظہر ہیں۔

پچھلے چند سالوں میں ڈاکٹر سلام صاحب کی یونی فائیڈ الیکٹرو ویک تھیوری (Unified Electro weak theory) ایک کسوٹی کا درجہ اختیار کر چکی ہے۔ اب اس کو عام طور پر سٹینڈرڈ ماڈل آف پارٹیکل فزکس کہا جاتا ہے۔ اس تھیوری کو درجنوں بہت ہی اعلیٰ درجہ کے تجربات سے پرکھا جا چکا ہے۔ اور ہر تجربہ میں یہ تھیوری صحیح ثابت ہوئی ہے۔

آج فزکس کی دنیا میں "ہگس" پارٹیکل (Higgs Particle) کی تلاش سب سے زیادہ اہمیت کی حامل مانی جاتی ہے۔ اور اس ہگس پارٹیکل کی پیش گوئی بھی ڈاکٹر سلام ہی نے کی تھی۔ اس ہگس پارٹیکل کی تلاش کے سلسلے میں ایسے Accelerators بنائے جا رہے ہیں جن میں اتنی انرجی ہو جو اس حیران کن پارٹیکل کو پیدا کر سکے اور ان Accelerators پر اربوں ڈالر مسلسل خرچ کئے جا رہے ہیں۔

(دی نیوز انٹرنیشنل 23 نومبر 1996ء)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

رزق سے ڈر کر انسان کو کسی عادت کا پابند نہ ہونا چاہئے۔ اگر اس کا خدا تعالیٰ پر ایمان ہے تو خدا تعالیٰ رزاق ہے۔ اس کا وعدہ ہے کہ جو تقویٰ اختیار کرتا ہے اس کا ذمہ دار میں ہوں۔ یعنی باریک سے باریک گناہ جو ہے اسے خدا سے ڈر کر جو چھوڑے گا خدا تعالیٰ ہر مشکل سے اسے نجات دے گا۔ یہ اس لئے کہا کہ اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہم کیا کریں۔ ہم تو چھوڑنا چاہتے ہیں مگر ایسی مشکلات آ پڑتی ہیں کہ پھر کرنا پڑ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ وہ اسے ہر مشکل سے بچائے گا۔ پھر آگے ہے (۔) یعنی ایسی راہ سے اسے روزی دے گا کہ وہ اس کے گمان میں بھی نہ ہوگی۔ ایسے ہی دوسرے مقام پر ہے (۔) جیسے ماں اپنی اولاد کی والی ہوتی ہے ویسے ہی وہ نیکیوں کا والی ہوتا ہے۔ پھر فرماتا ہے (۔) یعنی جو کچھ تم کو وعدہ دیا گیا ہے اور تمہارا رزق آسمان پر ہے۔ جب انسان خدا پر سے بھروسہ چھوڑتا ہے تو دہریت کی رگ اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ اور ایمان اسی کا ہوتا ہے جو اسے ہر بات پر قادر جانتا ہے۔

تعارف

زندگی کے بعد زندگی

عام طور پر تو اگلے جہان کی زندگی کو لوگ موت کے بعد کی زندگی کہتے ہیں لیکن ہمارے سامنے جو کتابچہ ہے اس کا عنوان ہے زندگی کے بعد زندگی یہ ڈاکٹر بشریٰ خان کی تحریر ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ انہوں نے عنوان بالکل درست رکھا ہے موت ایک لمحاتی تجربہ ہے اور اس کے دونوں طرف زندگی ہے۔ اس موت کا نام نہ لینے کے باوجود دونوں زندگیوں کو ایک دوسرے سے ملایا جا سکتا ہے اور یہ بات ہے بھی بہت تسلی بخش یعنی زندگی کے بعد زندگی۔ موت کا تصور ہی نہ آنے دیا جائے ہم اس کتابچے کی تدوین اور طباعت پر ڈاکٹر بشریٰ خان کو مبارکباد دیتے ہیں اس کے گیارہ باب ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہر وہ شخص جو زندگی کے مآل کو سمجھنا چاہتا ہے اسے یہ کتابچہ مطالعہ کرنا چاہئے۔ سب سے بڑی دلیل جو دوسری دنیا کے لئے دی جاتی ہے وہ عام طور پر یہ ہے کہ اس دنیا میں اعمال کئے جاتے ہیں اور اگلی دنیا میں ان کا پھل ملتا ہے اور یہ بات ہے بھی درست۔ اگر عمل کیا جائے اور اس کا پھل نہ ملے تو یقیناً زندگی کو ناکام کہا جائے گا۔ اور بلا ضرورت بھی۔

اس کتابچہ میں اس بات کا بھی ذکر ہے کہ انسانی پیدائش کی غرض و غایت کیا ہے اور اس بات کا بھی کہ اعمال کا حساب دینا پڑے گا۔

کتاب سائنس کے نظریات کو سامنے رکھ کر لکھی گئی ہے اور مختصر ہونے کی وجہ سے تھوڑے سے وقت میں پڑھی اور سمجھی جا سکتی ہے۔ ہم اس کے تمام ابواب کے متعلق کچھ کہنا اس لئے ضروری نہیں سمجھتے کہ پھر شائد آپ کو زیادہ لطف نہ آئے۔ آپ خود پڑھئے۔ اس کی گہرائی میں جائیے اور لطف اٹھائیے۔

ہمیں تو یہ کتاب بلاواسطہ مصنفہ نے بھیجی ہے ملتی کہاں سے ہے اس کا اس کتاب میں کوئی ذکر نہیں۔ بہرحال آپ کو کوشش سے مل ضرور جائے گی۔ اور اگر کہیں سے بھی نہ ملے تو آپ ہمیں لکھئے ہم ان کے گھر کا پتہ آپ کو دے دیں گے۔ چلو ابھی پتہ دے دیتے ہیں۔

مکان نمبر 3 سٹریٹ نمبر 10 ایف 3/7 اسلام آباد

خط لکھ کر دیکھئے شائد وہیں سے آپ کو کتاب مل جائے۔

ہم مصنفہ کو ایک دفعہ پھر ایسے اہم مضمون پر خیال آرائی پر مبارکباد کہتے ہیں خدا کرے کہ ڈاکٹر بشریٰ خان لکھتی رہیں اور ہمیشہ اپنے قارئین سے داد پاتی رہیں۔

(ن-س)

یاد رکھئے

○ 4۔ جنوری 1903ء کو کرم دین جہلمی کی طرف سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پر پہلا مقدمہ۔ اس سلسلے میں حضرت صاحب نے جہلم امرتسر اور لاہور کا سفر اختیار کیا۔

○ 10۔ جنوری کو مولوی ثناء اللہ صاحب قادیان میں وارد ہوئے اور حضرت صاحب کی طرف سے تحقیق حق کی دعوت دی گئی۔

○ 14۔ جنوری کو مواہب الرحمان کی اشاعت ہوئی۔

○ 19۔ جنوری کو مقدمہ کرم دین جہلمی میں حضرت صاحب کی بریت ثابت ہو گئی۔

○ 22۔ جنوری کو حضرت صاحب کو رؤیا کے ذریعے روس کا عصا ملنے کی اطلاع دی گئی۔

○ 28۔ جنوری کو کرم دین کی طرف سے دوسرا مقدمہ حضرت صاحب کی گرفتاری کی سازش کی گئی۔ آپ کو گورداسپور کا سفر اختیار کرنا پڑا۔

○ 28۔ جنوری ہی کو صاحبزادی امتہ النصیر کی ولادت ہوئی۔ 3۔ دسمبر کو ان کی وفات ہو گئی۔

○ جنوری ہی میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب قادیان سے کابل کے لئے روانہ ہوئے۔

○ 28۔ فروری۔ اشاعت نسیم دعوت۔

○ 8۔ مارچ۔ اشاعت سناتن دھرم

○ 13۔ مارچ۔ مینارہ اور بیت الدعا کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

○ 28۔ مئی کو تعلیم الاسلام کالج کا حضرت صاحب کے ارشاد پر حضرت مولانا نورالدین صاحب نے افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر حضرت صاحب نے ایک خاص پیغام بھیجا جسے پہلے پرنسپل حضرت مولانا شیر علی صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

○ 14۔ جولائی 1903ء کو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب احمدیت پر قربان ہو گئے۔ 16۔ اکتوبر کو تذکرۃ الشہادتین کی اشاعت ہوئی۔

○ 25۔ اکتوبر نواب عبدالرحیم ابن نواب محمد علی صاحب کی شفایابی۔

○ اکتوبر میں حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کی پہلی شادی۔

○ دسمبر میں سیرت الابدال کی اشاعت۔ اسی سال میں پنجاب میں طاعون کثرت سے پھیلی۔ اور بہت سے افراد سلسلہ میں داخل ہوئے۔ 25۔ جون 1904ء کو حضرت صاحبزادی امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کی ولادت ہوئی۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راجہ برہان احمد طالع

شہیدِ ملت لیاقت علی خان

مختصر حالات زندگی قائد ملت نوابزادہ لیاقت علی خان مورخہ یکم اکتوبر 1895ء کو کرنال میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام نواب رستم علی خان تھا۔ ابتدائی تعلیم کرنال میں حاصل کی۔ 1910ء سے 1918ء تک ایم۔اے۔او کالج علی گڑھ رہے جہاں سے ایم اے کا امتحان پاس کیا۔ آپ اعلیٰ تعلیم کے لئے لندن تشریف لے گئے اور 1921ء میں انر ٹمپل میں داخلہ لیا۔ 1922ء میں وہاں سے بیرسٹری کی سند حاصل کی اور وطن واپس آگئے۔

1923ء میں نوابزادہ صاحب نے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کر کے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز کیا 1926ء میں یوپی کی قانون ساز اسمبلی کے ممبر چنے گئے اور 1940ء تک بار بار منتخب ہوتے رہے۔ اس عرصہ میں چھ سال تک یوپی اسمبلی کے نائب صدر بھی رہے۔

1936ء میں مسلم لیگ کے بیسویں اجلاس میں جو بمبئی میں ہوا۔ آپ کو اعزازی جنرل سیکرٹری کے عہدہ کے لئے منتخب کیا گیا اور 1938ء کے پٹنہ کے اجلاس میں آپ سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے۔

آپ قائداعظم محمد علی جناح کے دست راست تھے۔ آپ نے ساری عمر مسلمانان ہند کی بے لوث خدمت کی اور جدوجہد آزادی میں گراں قدر خدمات پیش کیں پاکستان بننے کے بعد اپنے ملک کے پہلے وزیراعظم مقرر ہوئے۔

16۔ اکتوبر 1951ء میں آپ راولپنڈی کے ایک جلسہ عام میں تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہی ہوئے تھے کہ ایک دشمن وطن سید اکبر نے آپ کو گولی مار کر شہید کر دیا۔

شہید ملت کی دو خصوصیات بانی پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح جس وقت مسلمانان ہند کی آزادی کے لئے شب و روز محنت کر رہے تھے۔ اس وقت آپ کے گرد جہاں دشمنوں کا ایک گروہ موجود تھا' جو آپ کو نعوذباللہ "کافر اعظم" کہتا تھا۔ وہاں آپ کے آگے پیچھے جاں فدا کرنے والے چند اصحاب بھی موجود تھے۔ انہیں اکابرین وطن اور فدائیان قائداعظم میں ایک عظیم نام نوابزادہ لیاقت علی خان کا تھا۔ آپ کی ذات جہاں اور بہت سی نمایاں خصوصیات رکھتی تھی وہاں آپ کی ذات کے دو نمایاں پہلو قائد کی تائید و نصرت اور تحفظ وطن تھے۔

قائداعظم کا دست راست لیاقت علی خان نے سیاست میں آنے کے بعد زیادہ عرصہ قائداعظم محمد علی جناح کے ساتھ ہی گزارا۔ 1936ء سے 1947ء تک قائداعظم کے بعد مسلم لیگ کی دوسری اہم شخصیت آپ کو ہی شمار کیا جاتا تھا۔ جب مسلم لیگ دو حصوں میں بٹ گئی تو آپ نے قائداعظم کی قیادت کا ساتھ دیا اور ہر مشکل میں قائداعظم کے ساتھ ساتھ رہے' یہی وجہ تھی کہ جب مسلم لیگ کے اعزازی جنرل سیکرٹری کا مسئلہ سامنے آیا تو قائداعظم نے بلاتوقف لیاقت علی خان کا نام تجویز کیا اور فرمایا۔

"نوابزادہ لیاقت علی خان میرے دست راست ہیں۔ لیاقت علی خان نے مسلم لیگ کے لئے شب و روز محنت کی ہے۔ انہیں دنیا بھر کے مسلمانوں اور بالخصوص ہندوستان کے مسلمانوں میں مقبولیت حاصل ہے۔ وہ مسلمانوں کے ایک بہت بڑے معتمد ہیں"

قائداعظم نے پوری دنیا پر یہ بات واضح کر دی کہ مسلم لیگ کا اول و آخر مدعا و منشا حصول پاکستان ہے اور اس بات کی ہر جگہ لیاقت علی خان نے بھرپور تائید کی اور حقیقتاً قائداعظم کے دست راست ہونے کا ثبوت دے دیا۔ قائد کو اپنے اس بہادر ساتھی پر کتنا اعتبار تھا۔ اس کا بخوبی اندازہ ہم ان الفاظ سے لگا سکتے ہیں۔

"گاندھی کے پاس بہت سے لوگ ہیں جن پر وہ تکیہ کر سکتا ہے لیکن وہ ان پر اکثر بھروسہ کرتا ہے۔ لیکن میرے پاس صرف ایک آدمی ہے وہ صرف لیاقت علی خان ہے۔"

محافظ وطن قیام پاکستان کے بعد جب مسلمانان ہند کا یہ معتمد وزیراعظم پاکستان منتخب ہوا تو جہاں قائداعظم نے قوم کو اتحاد' یقین محکم اور تنظیم کا سبق دیا۔ وہاں شہید ملت نے فرمایا:۔

"میری خواہش ہے کہ میں اس امر کا واضح الفاظ میں اظہار کر دوں کہ پاکستان میں انتظامیہ کی کامیاب کارکردگی کی نہ مجھے اور نہ میرے وزیروں کو ضرورت ہے' بلکہ اس کی ضرورت ہماری انڈسٹری کو ہے اور اس حوالے سے ہمارے سرکاری ملازمین کو جذبہ خدمت اور وارفتگی سے کام کرنا چاہئے۔"

پاکستان کے پہلے وزیراعظم کی حیثیت سے لیاقت علی خان نے ہمیشہ اپنے آپ کو پاکستان کے لئے وقف رکھا۔ ایک سال بعد قائداعظم اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ ہندوستان کی طرف سے پاکستان کی سالمیت کو خطرہ لاحق ہوا تو لیاقت علی خان نے اس موقعہ پر برملا فرمایا:۔

"ہندوستان نے اگر پاکستان کی سالمیت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جائے گا"

اسی موقع پر لیاقت علی خاں نے اپنا تاریخی مکا بھی لہرایا۔ لیاقت علی خان ہر وقت اتحاد بین المسلمین کی فکر میں رہتے تھے' لیکن جب آپ کی حکومت کے خلاف سازشیں ہونے لگیں تو آپ نے 1951ء میں نہایت کرب کی حالت میں یہ بیان دیا۔

"مجھے معلوم نہیں ہے کہ قوم کے اعتماد اور اس کے خلوص کو کس طرح بحال کیا جا سکتا ہے میرے پاس امراء نہیں ہیں۔ میرے پاس جائیدادیں نہیں ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ میرے پاس یہ چیزیں نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ آدمی کے یقین کو متزلزل کر دیتی ہیں۔ میرے پاس صرف میری زندگی ہے اور وہ بھی میں پچھلے چار برسوں سے پاکستان کے نام وقف کر چکا ہوں۔ میں اس کے سوا اور کیا دے سکتا ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگر پاکستان کے دفاع کے لئے قوم کو خون بہانے کی ضرورت پڑی تو لیاقت کا خون بھی اس میں شامل ہوگا"

اس بیان کے تقریباً آٹھ ہفتوں کے بعد قائد ملت نے اپنا یہ قول سچ ثابت کر دیا اور 16۔ اکتوبر 1951ء کو سہ پہر چار بجے کے قریب کمپنی باغ راولپنڈی میں ایک بدبخت کی گولی لگنے سے شہید ہو گئے اور قوم کو اپنا خون دے گئے۔

(پندرہ روزہ المصلح کراچی یکم تا 31۔ اکتوبر 1996ء)

چوہدری خالد سیف اللہ خان' نمائندہ الفضل' آسٹریلیا

مکتوبِ آسٹریلیا

کیا آسٹریلیا کے اصل باشندے پونے دو لاکھ سال سے یہاں رہ رہے ہیں

حال ہی میں آسٹریلیا کے سائنسدانوں نے ایک لمبی تحقیق کے نتیجہ کا اعلان کیا ہے جس کو بہت بڑا انکشاف خیال کیا جا رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ موجودہ اندازہ کہ آسٹریلیا کے اصل باشندے یہاں پر ساٹھ ہزار سال سے رہ رہے ہیں درست معلوم نہیں ہوتا بلکہ وہ دراصل پونے دو لاکھ سال سے یہاں پر رہ رہے ہیں۔ اس دریافت سے نوع انسان کی قدامت اور ارتقاء پر ایک جدید تھیوری پیش کی گئی ہے۔

مغربی اسٹریلیا میں Kimberley کے جنگلات میں چٹانوں پر ہزاروں گول شکل کے نشان کندہ کئے ہوئے ملے ہیں جو مختلف علاقوں کی حدبندی' رستوں کی نشان دہی اور غاروں اور پناہ گاہوں کے اندر جانے کے لئے بطور راہنمائی کے استعمال کئے گئے تھے۔ یہ علاقہ سرنگوں' غاروں اور شگافوں سے اٹا پڑا ہے اور اس میں ندی نالے بھی عام ہیں۔ یہاں کا درجہ حرارت آج کل تو سخت گرم یعنی 40 درجے ہوتا ہے لیکن 140000 ہزار سال پہلے جب برفانی دور تھا تو کافی سرد ہوتا ہوگا۔

تحقیق کے دوران معلوم ہوا کہ چٹانوں کا وہ حصہ جو آج کل زمین سے باہر ہے اس پر سنگ تراشی 60 ہزار سال پرانی تھی۔ جب زمین کھودی گئی تو چٹان کے نچلے حصہ کے نشانات 75 ہزار سال پرانے تھے۔ جب مزید کھدائی کی تو جو نشان ملے ان کی عمر 116000 تا 176000 سال تھی۔ جوں جوں وقت میں آگے بڑھتے گئے تو نشانات کی تعداد جگہ کی نسبت سے کم ہوتی گئی۔ اور آخر 176000 سال پر جا کر ختم ہو گئے گویا Aborigines موجودہ اندازہ جو ساٹھ ہزار سال کا ہے اس سے بھی ایک لاکھ سال پہلے سے یہاں پر رہ رہے ہیں۔

یہ تحقیق پہلے اندازوں سے اس لحاظ سے بھی مختلف ہے کہ نوع انسان کوئی ایک لاکھ سال پہلے افریقہ سے ہجرت کر کے مختلف علاقوں میں نہیں پھیلی تھی بلکہ ایسا واقعہ کوئی دو لاکھ سال قبل ہوا تھا۔ یعنی جونہی انسان دو پاؤں پر چلنے کے قابل ہوا تھا۔ علاوہ ازیں اب سائنس دانوں نے یہ بھی کہنا شروع کر دیا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ نوع انسانی ایک ہی وقت میں یا آگے پیچھے مختلف اوقات میں' کئی مراکز میں علیحدہ علیحدہ شروع ہوئی اور شاخ در شاخ ہو کر ترقی کرتی رہی ہو۔ موخرالذکر خیال کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ دوسری تحقیقات کے مطابق دو لاکھ سال پہلے جس طرح Homo Sapiens انسان افریقہ میں بستے تھے ویسے ہی وسط ایشیا میں بھی تھے جہاں سے یورپ سے لے کر ہندوستان تک پھیلے اور اسی زمانہ میں وہ انڈونیشیا میں بھی بستے تھے جہاں سے غالباً آسٹریلیا اور براعظم امریکہ تک پہنچے تھے۔ دوسرے لفظوں میں انسان کئی مراکز میں ارتقاء پذیر ہو کر موجودہ حالت تک پہنچا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے بیوت الحمد سکیم کے تحت غرباء و مستحقین کو حسب ضرورت رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے اور سینکڑوں قابل امداد احباب اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل طور پر رہائشی سہولت پا کر اس کی برکتوں سے مستفیض ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

خدمت خلق کی اس تحریک یا تبریک میں کئی ذی ثروت احباب نے گرانقدر مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت پائی ہے۔ اسی طرح دیگر احباب جماعت نے بھی بڑے جوش و جذبہ سے اس میں بھرپور حصہ لیا اور بعض دوست بڑی باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں اپنی استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کر رہے ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ حضرت صاحب کی طرف سے جاری کردہ اس پہلی مالی تحریک میں دل کھول کر حصہ لیں اور ذی ثروت احباب خصوصاً اپنی توفیق کے مطابق پورے مکان کے اخراجات کی صورت میں یا گرانقدر مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور مخیر احباب کے پتہ جات بھی ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کر کے تحریک کی جا سکے۔

امید ہے اس ضمن میں فوری اور موثر کارروائی کر کے اپنی مساعی سے مطلع فرمائیں گے۔ (سیکرٹری بیوت الحمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بھارتی فوج نفسیاتی مریض بن گئی

مقبوضہ کشمیر میں بھارت کے 6 لاکھ فوجی تعینات ہیں۔ ان فوجیوں کی تعیناتی کا عرصہ 8 سال پر محیط ہے۔ ابتداءمیں فوج کی تعداد کم تھی مگر اس میں جلد جلد اضافہ ہوتا چلا گیا۔ فوج کو دشمن سے لڑنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ مگر فوجیوں کو اندرون ملک جب عوام سے لڑنا پڑے تو ان کا مورال گر جاتا ہے۔ اور فوجی نفسیاتی مریض بن کر ہروقت خوف میں زندگی گزارتے ہیں۔

نئی دہلی سے ایک خبر رساں ایجنسی نے خبر دی ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں متعین بھارتی فوجی نفسیاتی اور دماغی امراض کا شکار ہو رہے ہیں اور ان امراض سے ان کی ہلاکتوں کی شرح میں اضافہ ہو گیا ہے۔

بھارت کے بااثر انگریزی اخبار ٹائمز آف انڈیا نے بھارتی کمانڈر کے حوالے سے ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ بھارتی فوج کی ایک تہائی تعداد کشمیر میں حریت پسندوں کا مقابلہ کرتے ہوئے زبردست نفسیاتی دباؤ کا شکار ہو چکی ہے۔ ہر فوجی بٹالین میں اوسطاً 30۔ افراد اپنی دو سالہ ڈیوٹی کے دوران ہلاک یا زخمی ہوئے۔ لیکن اب 10 سے 12 جوان اسی عرصہ کے دوران ذہنی طور پر بیمار ہو کر ڈیوٹی سے نااہل ہو جاتے ہیں۔ ایک فوجی آفیسر نے بتایا کہ ان کے 30 فوجی ذہنی مریض پائے گئے۔ ان کی تازہ طبی رپورٹوں سے پتہ چلا ہے کہ ذہنی امراض لاحق ہونے کی وجہ سے وہ بے خوابی کا شکار ہو گئے ہیں۔ وہ نیند کے دوران چیختے چلاتے ہیں اور بیداری کی حالت میں ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔

ان کے نفسیاتی مریض بننے کی وجہ مجاہدین آزادی کے اچانک حملے کر کے بھاگ جانا ہے۔ نیز ان فوجیوں کو رات کے وقت جو گشت کرنا پڑتی ہے وہ ان کے اعصاب پر بہت بھاری ہوتی ہے کیونکہ ان کو خدشہ ہوتا ہے کہ رات کے وقت کسی بھی طرف سے اچانک حریت پسند نکل آئیں گے اور ان کی زندگی ختم کر دیں گے۔

ان نفسیاتی امراض کا ایک یہ پہلو بھی سامنے آیا ہے کہ کشمیر اور سیاچن کے محاذ پر لڑنے والے بھارتی فوجیوں میں سنگین حالات کی وجہ سے خودکشی کی وارداتیں بڑھتی جارہی ہیں ایسے ہی ایک موقعے پر ایک بٹالین کے 10۔ افراد کو ہسپتال بھیجنا پڑا کیونکہ وہ اپنی ڈیوٹی کے دوران شدید ذہنی دباؤ کا شکار ہو کر دماغی امراض میں مبتلا ہو گئے تھے۔

○○○

سرب جنگی مجرموں کی گرفتاری کیلئے دباؤ

سربوں نے بوسنیا کی چار سالہ جنگ کے دوران جو ہولناک جنگی جرائم کئے اب ان کے حساب کا وقت شروع ہو چکا ہے۔ ان سربوں نے بوسنیا کے مسلمانوں پر ظلم توڑتے وقت کبھی یہ نہ سوچا تھا کہ ایک دن ان کے جرائم کی وجہ سے ان سے پوچھ گچھ بھی ہوگی۔ ان سربوں نے صرف نہتے مسلمانوں کا قتل عام ہی نہیں کیا بلکہ عورتوں کی بھی شدید بے حرمتی کی۔

جنگ کے خاتمے پر جو امن معاہدہ ہوا اس کے تحت یہ طے پایا تھا کہ جنگی مجرموں پر ہیگ کی عدالت میں مقدمات چلائے جائیں گے۔ چنانچہ جنگی جرائم کرنے والے افراد کی فہرست تیار کرنے کے بعد ان کی گرفتاری عمل میں لائی جانے لگی۔ لیکن ابھی تک ان مجرموں کی بڑی تعداد آزادی سے دندنا رہی ہے۔

لندن میں ایک بین الاقوامی کانفرنس میں بوسنیا کے لیڈروں سے کہا گیا ہے کہ وہ جنگی جرائم ملوث افراد کو فوری طور پر گرفتار کریں۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو ان کو مغربی ممالک کی امداد سے محروم ہونا پڑے گا۔

وائس آف امریکہ کے مطابق اس کانفرنس میں بوسنیا میں پائیدار امن کو یقینی بنانے کے لئے سخت اقدامات پر اتفاق رائے کر لیا گیا ہے۔ اس کے تحت ہیگ میں قائم جنگی جرائم کے ٹربیونل کو مزید وسائل مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

سربیا پر زبردست بین الاقوامی دباؤ کے بعد بلغراد کے خود مختار ریڈیو سٹیشن نے اپنی نشریات دوبارہ شروع کر دی ہیں۔ سربوں نے اس ریڈیو سٹیشن کو بند کر دیا تھا۔ وائس آف امریکہ کے مطابق بلغراد میں ایک لاکھ مظاہرین کا اجتماع ہوا۔ یہ لوگ حکومت کے استعفے کا مطالبہ کر رہے تھے۔

○○○

بابری مسجد

بھارتی پارلیمنٹ نے بابری مسجد کی شہادت کے خلاف پیش کی جانے والی قرارداد موخر کر دی ہے۔ یہ قرارداد بائیں بازو کی جماعت اور بھارتی حکمران یونائیٹڈ فرنٹ کے ممبران نے بابری مسجد کے چوتھے یوم شہادت پر پیش کی تھی۔ اس قرارداد میں مسجد کی شہادت کے سوگ میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کرنے کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ اس قرارداد کے پیش کئے جانے پر انتہاپسند ہندو سیاسی پارٹی بی جے پی (بھارتیہ جنتا پارٹی) نے ہنگامہ کھڑا کر دیا اور ہندوازم کے نعرے لگائے۔ اس ہنگامے کو دیکھ کر نائب سپیکر نے کارروائی معطل کر دی۔

قرارداد کے محرکین نے کہا کہ 6- دسمبر 1992ء کا واقعہ انتہاپسندی کا نتیجہ تھا۔ خبر رساں ایجنسی کے مطابق گزشتہ روز بھارتی پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے اجلاس بابری مسجد کی شہادت کے مسئلے پر زبردست ہنگامہ آرائی سے درہم برہم ہو کر رہ گئے۔

اپوزیشن کے بعض ارکان نے اجلاس میں بابری مسجد کی شہادت کے خلاف نہ صرف نعرے لگائے بلکہ انہوں نے اس دن کو یوم سیاہ کے طور پر منایا۔

لوک سبھا کا اجلاس شروع ہوا تو سی پی آئی ایم کے مسٹر اچاریہ نے بابری مسجد کی شہادت کا ذکر کر کے کہا کہ اس واقعہ کی یاد میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔ کانگرس اور متحدہ محاذ کے ممبران نے مسجد کی شہادت کی مذمت کی۔ اس پر بی جے پی کے ارکان نے ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ اور متحدہ محاذ، مسلم لیگ اور کانگرس کے کئی ارکان ایوان کے بیچ میں آ گئے۔ ایوان کے دونوں اطراف سے نعرہ بازی شروع ہو گئی۔ یہ سلسلہ اجلاس کے سارے وقت جاری رہا۔ سپیکر کو بالاخر اجلاس ملتوی کرنا پڑا۔

○○○

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

اتوار 15- دسمبر 1996ء

12-00 رات- جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 تعلیم کلام الٰہی - روحانی خزائن۔
2-30 احمدیت کی تاریخ سے ایک ورق۔ از بی اے رفیق صاحب
3-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ کے ساتھ 96-12-14 (دوبارہ)۔
4-00 چینی زبان سیکھئے۔
4-30 حکایات شیریں - (نیا)۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر- بچوں کی ورک شاپ نمبر 6 (دوبارہ)۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے۔
8-00 صبح اردو کلاس - (دوبارہ)۔
9-00 چینی زبان سیکھئے۔
9-30 حکایات شیریں۔
10-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ 96-12-14 - (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر- بچوں کی ورک شاپ (دوبارہ)۔
12-00 دوپہر سرائیکی پروگرام- خطبہ از حضرت امام جماعت الرابع 96-7-8۔
1-00 تعلیم دین حق - روحانی خزائن۔
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-50 بنگلہ پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
5-30 چینی زبان سیکھئے۔
6-00 مجلس سوال و جواب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ - محمود ہال لندن۔ 96-11-24
7-00 رات- ملاقات حضرت امام جماعت الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ 96-12-13۔
8-30 اراؤنڈ دی گلوب- "غانا میں احمدیت"
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 البانین پروگرام۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
11-30 واقفین نو- امامت احمدیہ۔

سوموار 16- دسمبر 1996ء

12-00 رات- جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 متفرق پروگرام۔
2-30 درس کلام الٰہی حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 10- رمضان (1995ء)۔
3-00 متفرق پروگرام۔
3-30 چینی زبان سیکھئے۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر- کوئز واقفین نو۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 اراؤنڈ دی گلوب۔
8-00 صبح اردو کلاس۔
9-00 چینی زبان سیکھئے۔
10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع - انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ - 96-12-15 (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر- کوئز واقفین نو۔
12-00 دوپہر کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- از بیت الفضل لندن۔
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
4-00 بنگلہ پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
5-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
6-00 انڈونیشین پروگرام۔
7-00 رات- ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-16۔
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- بیڈمنٹن ربوہ بمقابلہ سرگودھا۔
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 ترکی پروگرام۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)۔

اعلان داخلہ

○ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ٹورازم اینڈ ہوٹل مینجمنٹ 55- اولڈ کلفٹن کراچی نے 12 ہفتے سے ایک سال تک کے دورانیہ کے لئے مختلف سرٹیفکیٹ اور ڈپلومہ کورسز آفر کئے ہیں۔ آجکل داخلے جاری ہیں۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 12- دسمبر 1996ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ المائدہ سیخ کباب اور سلاد۔
3-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھک کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-11 (دوبارہ)۔
4-00 عربی زبان سیکھئے۔
4-30 عربی پروگرام قصیدہ۔ نظم۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام
5-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
7-00 درثمین حصہ 20 (دوبارہ)۔
7-30 متفرق پروگرام۔
8-00 صبح۔ اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 عربی زبان سیکھئے (دوبارہ)۔
9-30 عربی پروگرام۔ قصیدہ۔ نظم۔
10-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھک کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-11 (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 دوپہر۔ سندھی پروگرام۔
1-00 احمدی ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ المائدہ سیخ کباب اور سلاد۔ (دوبارہ)۔
1-45 لقاء مع العرب۔
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
4-30 بنگلہ پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 ڈچ زبان سیکھئے۔
6-00 چینی پروگرام۔(-) اصول کی فلاسفی۔
7-00 رات۔ نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-12۔
8-00 کوئز پروگرام۔ احمدیت کی تاریخ۔
8-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 15 (94-4-13) حصہ دوئم۔
9-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
10-00 بوسنین پروگرام۔ جماعت بوسنین احمدیہ جماعت ننچن۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

جمعہ 13- دسمبر 1996ء

12-00 جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام۔ بزم مشاعرہ عبید اللہ علیم کے ساتھ ایک شام۔ جرمنی 1994ء
3-00 نیچرل کیور ہومیو پیتھک کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-12 (دوبارہ)۔
4-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
4-30 متفرق پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت۔
7-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 15 (94-4-13) حصہ دوئم (دوبارہ)۔
8-00 صبح۔ اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 ڈچ زبان سیکھئے۔(دوبارہ)۔
9-30 متفرق پروگرام۔
10-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھک کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ 96-12-12۔(دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
12-00 دوپہر پشتو پروگرام۔ خطبہ۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 95-9-22۔
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام۔ بزم مشاعرہ عبید اللہ علیم کے ساتھ ایک شام۔ جرمنی (1994) (دوبارہ)۔
2-00 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔(دوبارہ)۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 درود شریف اور نظم۔
6-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ بیت الفضل لندن 96-12-13۔
7-15 رات۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ 96-12-13۔

ہفتہ 14- دسمبر 1996ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب۔
2-30 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔
4-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت الفضل۔ یو۔ کے۔ لندن 96-12-13 (دوبارہ)۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی کوئز لجنہ منڈی بہاؤالدین بمقابلہ قصور بمقابلہ واہ کینٹ بمقابلہ شاہ تاج (دوبارہ)۔
8-00 صبح اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 احمدیہ ٹیلی ویژن متفرق پروگرام۔
10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
12-00 دوپہر خطبہ از حضرت امام جماعت الرابع۔ از بیت الفضل یو۔ کے۔ لندن 96-12-13 (دوبارہ)۔
1-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق۔
1-45 لقاء مع العرب۔
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)
3-50 بنگلہ پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 چینی زبان سیکھئے۔
6-00 مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (85-12-27)
8-15 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ کوئز لجنہ منڈی بہاؤالدین بمقابلہ قصور بمقابلہ واہ کینٹ بمقابلہ شاہ تاج۔
9-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
10-00 سواحیلی پروگرام۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
7-30 رات۔ بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-12-14۔
8-30 ہمارے دوستوں سے ملئے۔
9-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
10-00 عربی پروگرام تشریح کلام الٰہی۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔

بقیہ صفحہ 3

اس کتاب کا ترجمہ شہزاد احمد نے کیا ہے۔ عجیب بات یہ ہوئی کہ جب میں کتاب پڑھ رہا تھا تو مجھے علامہ اقبال کے فلسفہ کے استاد میکٹے گارٹ یاد آئے۔ اقبال اس عیسائی فلسفہ دان کو ایسا صوفی قرار دیتے تھے جسے بشارت ہوتی تھی۔ ڈاکٹر عبد السلام کا تعلق قادیانی فرقے سے تھا جس سے پاکستان کے عامتہ الناس کو اختلاف ہے۔ وہ اپنے عقیدے پر سانحہ ارتحال تک قائم رہے۔ ہمارے عقیدے کے مطابق وہ اللہ کے ایک بڑے انعام سے محروم رہے۔ حکومت نے انہیں حسن کارکردگی کا تمغہ' نشان امتیاز اور ستارہ پاکستان کے اعزازات پیش کئے۔ ایک عالم نے ان کو تحسین سے نوازا۔ خدا نے ان پر سائنس کی بشارتیں اتاریں۔ ان بشارتوں کی صداقت تجربے سے ثابت ہوئی۔ سائنسی صداقتوں کو عالمی سطح پر تسلیم کیا گیا۔ ڈاکٹر عبد السلام کی وفات پر میرے دل سے دعا نکل رہی ہے کہ

"اے خدا' سائنسی علوم کے چند زاویے ہم جیسے گنہگار مسلمانوں پر بھی منکشف فرما۔

اے خدا' ہمیں معصیت کے سمندر سے نکال اے خدا' اپنا ابر کرم ہم پر بھی برسا' اس شوریدہ زمین سے کوئی ابن سینا' کوئی ابن رشد پیدا کر..... اے خدا' اے خدا!!"

(روزنامہ خبریں 27- نومبر 1996ء)

بقیہ صفحہ 4

- 20۔ اگست کو لاہور کا سفر اختیار کیا۔ اور چار عظیم الشان لیکچر دئے۔ ان مضامین کا موضوع تھا اس ملک کے موجودہ مذاہب اور...... 3۔ تمبر کو منڈوہ میلا رام میں مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے پڑھ کر سنایا۔
- 27۔ اکتوبر کو سیالکوٹ کے سفر آغاز ہوا۔
- 28۔ اکتوبر کو جمعہ کے بعد بیعت لی اور حضرت صاحب نے تقریر فرمائی۔
- 31۔ اکتوبر کو لیکچر سیالکوٹ کی تصنیف کی گئی
- 2۔ نومبر لیکچر سیالکوٹ کی اشاعت اور جلسہ عام میں سنایا۔
- 4۔ نومبر کو حضرت صاحب قادیان تشریف لے آئے۔ جلسہ سالانہ پر حضرت صاحب کی تقاریر حضرت (-) کی تقریریں کے عنوان سے شائع ہوئیں
- اس سال حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

کوئٹہ الیکٹرونکس
فون دکان: 583568
ہمارے ہاں ہمہ قسم کے ٹی وی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
پروپرائیٹر: چوہدری تجمل اشفاق
دکان 6 حکیم آرکیڈ حسین آگاہی۔ ملتان

ہومیو پیتھک ادویات
جرمنی، پاکستانی، سیل بند، کھلی، پوٹنسی، مدر ٹنکچر، مفرد، مرکب، پلاسٹک، شیشے کے ڈراپرز، ٹیوبز، ملک شوگر گولیاں اور کتابیں
قیمت انتہائی کم
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار۔ ربوہ فون: 212399 211399

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 11 - دسمبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 3 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے آٹھویں ترمیم کا مسئلہ بار بار التوا میں نہیں ڈالا جائے گا اب ایک ہی بار فیصلہ کر دیں گے۔ اصل تنازعہ 58(2) بی ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ اسے حل کر دیا جائے آئینی الجھنوں کا بہت پہلے نوٹس لیا جانا چاہیئے تھا اور آپ لوگ گہری نیند سے اب بیدار ہوئے ہیں۔ فاضل چیف جسٹس نے سوال کیا کہ ارکان پارلیمنٹ نے آئین میں جنرل ضیاء کا نام کیوں باقی رہنے دیا؟ ایوب خان نے سوچا تھا کہ جمہوریت پاکستانی قوم کے لئے مناسب نہیں اس لئے بنیادی جمہوریت کا تصور پیش کیا اس وقت بھی سیاستدانوں پر کرپشن اور رشوت خوری کے الزامات لگائے گئے۔ اب پھر وہی دوہرائے جا رہے ہیں۔ فاضل چیف جسٹس نے اعلان کیا کہ بے نظیر بھٹو کی رٹ کی سماعت 13 دسمبر سے شروع ہوگی۔

○ سپریم کورٹ میں عدالت کے معاون وکیل مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ نے کہا کہ آٹھویں ترمیم نے آئینی ڈھانچے کو یکسر بدل کر رکھ دیا ہے۔ محمود اچکزئی نے بھی آئینی درخواست میں اس حصے کو چیلنج کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ پارلیمانی نظام کو بچانے کے لئے مارشل لاء ادوار کے فیصلوں پر نظر ثانی کرے۔

○ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ لاہور والے کی طرح لاڑکانے کی وزیر اعظم بھی بحال کی جائے۔ انہوں نے لاڑکانہ میں رائل چوک پر خطاب اور پریس کانفرنس میں کہا کہ سپریم کورٹ نے لاہور کے بیٹے کو بحال کر دیا کیا سندھ کی بیٹی سے جونیجو اور بھٹو جیسا سلوک ہوگا؟ 1977ء کے بعد سندھ سے چار وزرائے اعظم منتخب ہوئے جن میں سے تین کو بحال نہیں کیا گیا۔ نواز شریف کیوں بحال ہوا؟ پاکستان کو بچانا ہے تو ہر صوبے کو پاکستان کا حصہ سمجھنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ میں سندھ کارڈ استعمال کر رہی ہوں لیکن میں کہتی ہوں کہ میں پاکستان کارڈ استعمال کر رہی ہوں۔ ہر صوبے کو ایک جیسی عزت ملنی چاہیئے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اگر ان کے دادا سر شاہنواز بھٹو نہ ہوتے تو پاکستان نہ بنتا کیونکہ انہوں نے بمبئی کو سندھ سے الگ کروایا۔ اس طرح سندھ میں مسلمانوں کی اکثریت بن گئی۔

○ نگران وزیر داخلہ مسٹر عمر آفریدی نے سینٹ کو بتایا ہے کہ بے نظیر سمیت تمام اہل لیڈروں کی جان کو خطرہ ہے۔ تمام سیاسی جماعتوں کو قتل کی دھمکیاں مل رہی ہیں۔ سیاسی فضا میں اشتعال اور گرما گرمی ہے انتخابی مہم کے دوران ملک دشمن عناصر گڑبڑ کا ارادہ رکھتے ہیں حکومت موثر اقدامات کے ذریعے سیاسی لیڈروں کے تحفظ کو یقینی بنائے گی۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ کرپٹ سیاستدانوں اور بیوروکریٹس کو گرفتار کرنا فی الحال ممکن نہیں۔ نگران حکومت ہر کام آئین کے دائرے میں کرے گی۔ انقلابی انداز میں کام کرنا ہوتا تو پھر لوگوں کی توقعات درست تھیں۔ الیکشن ملتوی نہیں کئے جائیں گے۔ لیکن اگر سپریم کورٹ نے ایسا کرنے کا حکم دیا تو اس فیصلہ کو رد نہیں کیا جائے گا۔ بھارت کے زی ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تھوڑے عرصے میں تمام بددیانت لوگوں کو پکڑنا' کھوئی ہوئی دولت واپس کرنا۔ اور ایسی بنیاد مہیا کرنا کہ کوئی ایسا سوچ بھی نہ سکے مشکل ہے۔

○ بی بی سی کا کہنا ہے کہ اصل مقابلہ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) ہی کے درمیان ہوگا۔ نواز شریف نے اپنی انتخابی مہم شروع کر دی ہے جبکہ بے نظیر کی نظریں سپریم کورٹ میں اپنے کیس پر لگی ہوئی ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے سات نئے ایڈیشنل ججوں نے اپنے عہدے کا حلف اٹھالیا ہے۔ چیف جسٹس نے حلف لیا۔

○ پنجاب کے گورنر خواجہ احمد طارق رحیم نے کہا ہے کہ نگران حکومت ججوں کا تقرر کر سکتی ہے۔ کسی کو اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق جج مقرر کئے گئے ہیں۔

○ وزیر قانون فخرالدین جی ابراہیم نے سینٹ میں وقفہ سوالات کے دوران بتایا کہ خصوصی عدالتوں کو ہائی کورٹوں کے ماتحت کر دیا گیا ہے۔ وفاقی حکومت کا انتظامی کنٹرول ان عدالتوں سے ختم کر دیا گیا ہے۔ اب ان عدالتوں کے لئے ججوں کا تقرر بھی صوبے کی ہائی کورٹ کرے گی۔ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے کہا کہ عدلیہ کی انتظامیہ سے علیحدگی آئینی تقاضا ہے۔ حکومت اسے پورا کرے۔ وزیر قانون نے بتایا کہ سپریم کورٹ خود اس کام کی نگرانی کر رہی ہے۔ سول ججوں کو فرسٹ کلاس مجسٹریٹوں کے اختیارات سونپ دیئے گئے ہیں۔

○ سینٹ میں جہانگیر بدر نے کہا کہ خدشہ ہے آپ صدر بن جائیں گے۔ مسٹر وسیم سجاد نے جواب دیا مجھے کوئی شوق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ سینٹ کے بعد اگلا ہدف آپ ہوں گے تاکہ آپ صدر نہ بن سکیں۔ مسٹر وسیم سجاد نے کہا کہ مجھے کوئی خطرہ نہیں۔

○ میر مرتضیٰ بھٹو کی بیوہ غنویٰ بھٹو نے گزشتہ روز صدر فاروق لغاری سے اسلام آباد میں ملاقات کی۔

○ امریکہ نے کہا ہے کہ امید ہے کہ منتخب حکومت نگرانوں کی پالیسیاں جاری رکھے گی۔ شفاف الیکشن کے لئے انتظامات تسلی بخش ہیں۔ تاہم معاملات میں مداخلت نہیں کریں گے۔ خدشات دور کرنے کے لئے تجاویز دیتے رہیں گے۔ امریکی ٹیم الیکشن کے جائزے کے لئے پاکستان آئے گی۔

○ معزول وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اپنی حکومت ٹوٹنے کے بعد پہلی بار جب لاڑکانہ آئیں تو موئن جودوڑو ائرپورٹ پر 500 گاڑیوں' بسوں' ٹریکٹر ٹرالیوں وغیرہ پر مشتمل ہزاروں افراد ان کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ لاڑکانہ میں جلوس پر شہید بھٹو گروپ کے افراد نے انڈے پھینکے جس سے تھوڑی سی افراتفری پیدا ہوئی پولیس نے گروپ کے افراد کو گرفتار کر لیا۔

○ پیپلز پارٹی کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو کے لاڑکانہ میں شاندار استقبال سے مخالفین کا تمام پروپیگنڈہ ناکام ہو گیا ہے۔ ترجمان نے دعویٰ کیا کہ یہ اتنا بڑا استقبال تھا جس نے 1986ء کا ریکارڈ بھی توڑ دیا۔

○ کشمیر کمیٹی کے سابق سربراہ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ سیاستدانوں کی کردار کشی کی مہم تشویشناک ہے۔ گورنر پنجاب سے ملاقات کے دوران انہوں نے کہا کہ مجھ پر یا میرے بیٹے پر کرپشن کے الزامات ثابت ہو جائیں تو ہم سیاست چھوڑنے کو تیار ہیں۔

○ گورنر پنجاب طارق رحیم نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت کس کا احتساب کرتی ہے۔ ہمیں اس بارے میں کوئی علم نہیں۔ عدلیہ کے بعد حکومت اب بار کی آزادی چاہتی ہے۔ انہوں نے وکلاء کے مسائل حل کرنے کے لئے 45 لاکھ روپے کی گرانٹ کا چیک پیش کیا۔

○ تحریک انصاف کے عمران خان نے کہا ہے کہ میں نے جاگیرداروں سے ٹکرانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ عوام میرا ساتھ دیں۔ جیتیں یا ہاریں کسی لٹیرے سے اتحاد نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ احتساب کی آڑ میں انتخابات ملتوی ہوئے تو مارشل لاء آجائے گا۔ ہمارے دور میں قانون سستا اور انصاف عام ہوگا۔ صدر کا بھی احتساب ہوگا۔

○ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے پنجاب اسمبلی کی تحلیل کے خلاف اپنی درخواست اعتراضات دور کرکے دوبارہ دائر کر دی ہے۔

○ سابق وزیر انور سیف اللہ اور سابق سیکرٹری سلمیٰ وحید کے خلاف ریفرنس احتساب کمشنر کو بھجوا دیئے گئے۔

○ وزیر داخلہ مسٹر عمر آفریدی نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کو عام معافی نہیں دے سکتے قتل دہشت گردی جیسے مقدمات واپس نہیں لئے جا رہے۔ الطاف حسین کو پاکستان آکر مقدمات کا سامنا کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کیس احتساب کمشنر کو بھیج دیں گے۔ کسی کو ٹارگٹ نہیں بنائیں گے۔ 3۔ فروری کو خدا حافظ کہہ دیں گے۔

○ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ نگران سیٹ اپ آدھا تیتر اور آدھا بٹیر ہے۔ 1990ء کی طرز کے الیکشن قبول نہیں کریں گے۔ اتحاد کے لئے اولین ترجیح نواز شریف ہوں گے۔

○ گزشتہ روز ایک خبر رساں ایجنسی نے یہ خبر دی تھی کہ پنجاب کے 30 اعلیٰ افسروں کی غیر قانونی اور غیر اخلاقی سرگرمیوں کی رپورٹ وزیر اعظم کو بھیج دی گئی ہے۔ باوثوق ذرائع نے اس خبر کی سختی سے تردید کی ہے۔ اور کہا ہے کہ پنجاب کے کسی افسر کے بارے میں رپورٹ صدر کو نہیں بھجوائی گئی۔

○ سرحد اسمبلی کی سابق قائد حزب اختلاف مسز نسیم ولی خان نے کہا ہے کہ مہران سکینڈل میں بعض لوگوں کو بچانے کے لئے صدر اور نگرانوں نے آپس میں سازش کر لی ہے۔ شیرپاؤ حکومت کی برطرفی کی ایک وجہ مہران سکینڈل بھی تھا۔ لیکن چند دن کے بعد سب لوگ کلیئر کر دیئے گئے۔ ہمارے پاس شیرپاؤ کے اس سکینڈل میں ملوث ہونے کے زیادہ ثبوت ہیں۔

پاک گولڈ سمتھ ربوہ
اقصیٰ روڈ
میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون : 212850 - 212750

FARHAT ALI
JEWELLERS
& ZARI HOUSE
YADGAR ROAD RABWAH
PRO: GHULAM SARWAR TAHIR
AND SONS OF SHEIKHUPURA

دُعا کے ساتھ پڑھیے
دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
تندرستی، طاقت اور توانائی کے لئے
ہمدردانہ مشورہ کامیاب علاج
طب یونانی کے مایہ ناز ادویہ!
● زدجام عشق خاص ● زدجام عشق
● کشتہ چاندی کی گولیاں ● نواب شاہی
● شباب آور موتی ● تار خیری
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون نمبر 212434 - 211434 (04524)

توجہ فرمائیں
ربوہ میں ریڈ انڈسٹریز کو کم سرمائے سے اپنا کاروبار کرنے کے خواہشمند سیلز کا تجربہ رکھنے والے احباب کی ضرورت ہے۔ تمام شہروں سے خواہشمند حضرات اپنے صدر کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں: 6/16 دارالرحمت وسطی ربوہ
فون نمبر : 211181

پتہ